* 0000800000001 *

Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

* 3 7 4 6 5 7 6 4 8 1 *

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2025**

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 50.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **16** pages. Any blank pages are indicated.

NL 341804/3
© UCLES 2025

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

بیس بال، جسے امریکیوں کا دلچسپ مشغلہ کہا جاتا ہے ان کا قومی کھیل ہے جو پچھلے تقریباً ڈیڑھ سو سال سے کھیلا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا آغاز 1839 ء میں ہوا۔ اس کھیل کی ابتدائی شکل انگلینڈ میں راؤنڈرز نامی کھیل تھا جسے اٹھارویں صدی میں کھیلا جاتا تھا۔ راؤنڈرز میں بلے سے گیند کو مارنا اور میدان کے مختلف حصوں میں دوڑنا شامل تھا۔ اسی راؤنڈرز کھیل سے کرکٹ کا کھیل بھی نکلا جس نے برطانیہ کے لوگوں میں کافی مقبولیت حاصل کی۔ جب انگریز امریکہ گئے تو انہوں نے وہاں بھی راؤنڈرز کو متعارف کروایا، جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کئی تبدیلیوں سے گزرتے ہوئے آج بیس بال کے نام سے مشہور ہے۔

ریکارڈ کے مطابق بیس بال کے کھیل کا پہلا باقاعدہ مقابلہ 1846 ء میں نیو جرسی میں دو کلبوں کی ٹیمز کے درمیان کھیلا گیا۔ اس مقابلے میں دونوں ٹیموں میں کھلاڑیوں کی تعداد اور میدان کی شکل وہ اصول تھے جو آج بھی اسی طرح اس کھیل کا اہم حصہ ہیں۔ 1876 ء میں نیشنل لیگ کی تشکیل کے بعد امریکہ میں بیس بال پیشہ ورانہ کھیل کی حیثیت سے پہچانا جانے لگا۔ اگلے کئی سالوں کے دوران امریکہ کی اکثر ریاستوں میں مختلف بیس بال لیگز کا قیام عمل میں آیا، جن میں امریکن لیگ بھی شامل تھی۔ 1903 ء میں میجر لیگ بیس بال (ایم ایل بی) بنائی گئی جو کہ پریمیئر پروفیشنل بیس بال لیگ ہے، جس میں نیشنل لیگ اور امریکن لیگ کی تیس ٹیمیں شامل ہیں۔ بیس بال کی بین الاقوامی مقبولیت میں اضافہ اس وقت ہوا جب اسے 2020 ء میں ٹوکیو میں ہونے والے اولمپک کھیلوں میں دوبارہ شامل کیا گیا۔

بیس بال کا بنیادی میدان نوے مربع فٹ کا ہوتا ہے۔ میدان میں شریک ٹیم کے کھلاڑیوں کی تعداد نو ہوتی ہے۔ ایک میچ نو اننگز پر مشتمل ہوتا ہے اور اگر ایک اننگز میں کسی ٹیم کے تین کھلاڑی آؤٹ ہو جائیں تو دوسری ٹیم کی باری ہوتی ہے۔ بیس بال کے میچ میں رنز بڑی مشکل سے بنتے ہیں۔ شارٹ کھیلنے کے بعد کھلاڑی بھاگ کر مخصوص نشان پر اگر چار چکر مکمل کرکے ہوم پر پہنچ جائے تو ایک رن تصور کیا جاتا ہے، جو کھلاڑی بڑی مشکل سے بنا پاتا ہے۔ ایک ٹیم زیادہ سے زیادہ چار سے سات تک رنز بناتی ہے۔ بیس بال کی ریکارڈ شدہ تاریخ میں دونوں ٹیموں کا سب سے زیادہ مجموعی سکور 49 ہے جو 1922 ء کے میچ میں بنایا گیا تھا۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

https://xtremepape.rs/

سوال نمبر 1–6

1 بیس بال کی ابتدائی شکل کون سا کھیل تھا اور اسے کب کھیلا گیا؟

....

[2] ....

2 بیس بال کے کھیل کو امریکہ کون لے کر گیا؟

[1] ....

3 ماضی کے کون سے دو اصول آج بھی بیس بال کھیل میں شامل ہیں؟

....

[2] ....

4 موجودہ دور میں بیس بال کے مقبول ہونے کی بڑی وجہ کیا بتائی گئی ہے؟

[1] ....

5 بیس بال کے ایک میچ میں کھلاڑی کل کتنی اننگز کھیلتے ہیں؟

[1] ....

6 بیس بال کے کھیل میں میچ کا مجموعی سکور عموماً اتنا کم کیوں ہوتا ہے؟

[1] ....

[کل: 8]

© UCLES 2025

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

A شمالی وزیرستان کے سرحدی قصبے 'دیواگر' کے واحد اسکول میں آج خاص دن تھا۔ بچوں کو صرف یہ کہا گیا تھا کہ وہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر آئیں اور اسکول سے چھٹی ہرگز نہ کریں۔ ان میں سے کچھ کے والدین کو بھی آج اسکول بلایا گیا تھا۔ سب لوگ اسکول کے ہال میں جمع ہو چکے تھے اور بچوں میں کھسر پھسر جاری تھی کہ کچھ ہونے والا ہے۔ دوسری طرف کراچی کی رہائشی مس سیما کے لیے بھی یہ دن اہم تھا۔ لمبے سفر کی تھکان سے بچنے کے لیے وہ ایک دن پہلے پشاور پہنچی تھیں۔ صبح سویرے انہوں نے اپنے لیپ ٹاپ کی بیٹری چیک کی، کچھ کتابیں بیگ میں رکھیں اور دیگر سامان پیک کر کے وزیرستان کی طرف روانہ ہوئیں۔ وہ اس قصبے کے اکلوتے اسکول جارہی تھیں جہاں تین سو بچے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ مس سیما آج پہلی بار ان بچوں سے ملاقات کرنے جا رہی تھیں جنہیں وہ روزانہ انگریزی اور ریاضی کے مضامین پڑھاتی تھیں۔

B 'دیواگر' قصبہ افغان سرحد سے محض ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر پاکستان میں واقع ہے۔ یہاں دور دور پھیلے دیہات ہیں اور مقامی آبادی چند ہزار لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہاں کی سب سے بلند عمارت اس قصبے کے دو منزلہ اسکول کی ہے جو دور سے دکھائی دیتی ہے۔ چاروں طرف سرسبز پہاڑ ہیں۔ یہاں نہ تو بجلی تھی اور نہ ہی انٹرنیٹ کی سہولت دستیاب تھی۔ 2017ء میں یہ اسکول مقامی آبادی کی کوششوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ اسکول تو بن گیا، لیکن تمام مضامین کے اساتذہ دستیاب نہ ہو سکے۔ دوسری طرف مس سیما کراچی کی ایک اکیڈمی میں طلبا کو آن لائن ریاضی اور انگریزی پڑھا رہی تھیں۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک کا تعلق شمالی وزیرستان سے تھا، جس کے ذریعے انہیں دیواگر کے اس اسکول کے بارے میں پتا چلا جہاں انگریزی اور ریاضی کے اساتذہ نہ ہونے کے باعث بچے تعلیمی مسائل کا شکار تھے۔ مس سیما نے سوچا کہ اگر اس علاقے میں آن لائن پڑھانے کی سہولت مل جائے تو کیوں نہ ان بچوں کو بھی پڑھایا جائے۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
https://xtremepape.rs/

C دیواگر کے اسکول کے طلبہ کی قسمت سنوارنے کے لیے مختلف ذرائع سے رابطوں کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ مقامی اور بیرونی معاونت سے آخر کار اس مسئلے کا حل نکالا گیا۔ اسکول کی چھت پر سولر پینل نصب کیے گئے، جن کی مدد سے ٹی وی سکرین چلانا ممکن ہوا۔ اسی طرح قریب موجود ایک قومی ادارے سے انٹرنیٹ کی سہولت حاصل کی گئی۔ اب مس سیما کراچی میں اپنے گھر بیٹھے سینکڑوں میل دور پہاڑوں کے درمیان اس اسکول میں 300 بچوں کو روزانہ انگریزی اور ریاضی پڑھانے لگیں۔ شروع میں بچوں کا خیال تھا کہ یہ ایک ویڈیو ہے جو سکرین پر چل رہی ہے لہٰذا وہ شور اور شرارتیں کرنے میں مگن رہتے۔ مس سیما کو انہیں یہ باور کرانے میں کافی وقت لگا کہ وہ کسی ریکارڈ شدہ پروگرام کا حصہ نہیں، بلکہ براہِ راست ان سے مخاطب ہو کر انہیں پڑھا رہی ہیں۔

D مس سیما جب اسکول پہنچیں تو بچوں اور والدین کو بے چینی سے اپنا منتظر پایا۔ خود انہیں بھی ایسی خوشی ہو رہی تھی جیسی ایک ماں اپنے بچوں سے مل کر محسوس کرتی ہے۔ آج وہ ان بچوں سے حقیقت میں مل رہی تھیں جن کے لیے وہ سوچتی اور فکر مند ہوتی تھیں۔ بچوں نے انہیں انگریزی اور پھر پشتو میں خوش آمدید کہا۔ ان کا استقبال کسی مشہور شخصیت کی طرح کیا گیااور بعض بچے اب بھی حیران تھے کہ وہ روزانہ ٹی وی پر نظر آنے والی استانی سے روبرو ملاقات کر رہے تھے۔ بچوں کی اہم ضرورت کو پورا کرنے اور ان میں تعلیم کا شوق پیدا کرنے پر مس سیما کو والدین کی طرف سے بھی خوب پذیرائی ملی۔ بچپن کے استادوں کی یاد ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ ہمارے ذہن میں ان کے چہرے اور نام تو دھندلا سکتے ہیں مگر ان کی جھلک ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ دیواگر اسکول کے ان بچوں کو بھی یہ دن یاد رہے گا۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
https://xtremepape.rs/

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7 تا 15) کو غور سے پڑھیں۔ اس پیرا گراف (A–D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

مثال: بچوں کو اسکول سے غیر حاضر نہ ہونے کی ہدایت کی گئی تھی۔

A ✓ B ☐ C ☐ D ☐

7 مس سیما کو دیواگر کے اسکول کے متعلق ایک طالب علم نے بتایا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 بچے اسکول کے ہال میں ہونے والی تقریب کے متعلق اندازے لگا رہے تھے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 کچھ بچے مس سیما کو سامنے دیکھ کر بے یقینی کی کیفیت کا شکار تھے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 کئی لوگوں کی مشترکہ کوشش سے آن لائن کلاسز ممکن ہوئیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 مس سیما طویل سفر کر کے بچوں سے ملاقات کے لیے آ رہی تھیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

https://xtremepape.rs/

12 والدین بھی مس سیما سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

13 بچوں سے ملاقات کر کے مس سیما کو بے پناہ اپنائیت کا احساس ہوا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

14 علاقے کی سب سے اونچی عمارت اسکول کی ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

15 بچوں کو تعلیم کے نئے طریقے کا عادی ہونے میں خاصا وقت لگا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

[کل: 9]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر: 3

مشاغل کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

مشاغل کا تصور کوئی نیا نہیں بلکہ زمانۂ قدیم سے چلا آ رہا ہے، جہاں پہلے پہل تفریحی سرگرمیوں کو صرف حکمرانوں کے لیے عیش و عشرت کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر قدیم مصر میں فرعون اور اس کے قریبی لوگ شکار اور مختلف قسم کے کھیلوں میں حصہ لیتے تھے۔ اس سے اگلے دور میں بھی مشاغل کا تعلق زیادہ تر اشرافیہ سے ہی رہا، جیسے یونان اور روم کے امراء اپنا فارغ وقت تھیٹر، موسیقی، اور کھیلوں کی تقریبات جیسی سرگرمیوں میں مصروف رہ کر گزارا کرتے تھے۔ انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب کے عروج کے بعد اکثر مشغلے متوسط طبقے کے لیے بھی قابل رسائی ہو گئے۔ ٹیکنالوجی اور بڑے پیمانے پر پیداوار میں پیش رفت نے فوٹو گرافی، مصوری، سکے اورڈاک ٹکٹ وغیرہ جمع کرنے جیسے مشاغل کو زیادہ سستا اور وسیع تر بنا دیا۔

مجموعی طور پر مشاغل کی تاریخ وقت کے ساتھ ساتھ مختلف معاشروں کی بدلتی ہوئی اقدار اور ترجیحات کی عکاسی کرتی ہے۔ جہاں مشاغل اب صرف معاشرے کے مخصوص طبقات تک محدود نہیں، بلکہ ہر شخص انہیں باآسانی اپنا سکتا ہے، وہاں مشاغل کی نوعیت میں بھی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک مشاغل کا مقصد انفرادی اہداف کا حصول ہوتا ہے، جو ان کی ذاتی خواہشات کی تکمیل کر سکے جیسے خوب آرام کرنا، دوڑنا یا ورزش کرنا، یوگا یا مراقبہ کرنا، معمے حل کرنا یا مطالعہ وغیرہ۔ جبکہ کچھ لوگوں کے لیے مشاغل کا مقصد اجتماعی اہداف حاصل کرنا ہوتا ہے، جس میں دوسروں کے ساتھ جڑے رہ کر ارد گرد کے ماحول کو پر لطف بنانا شامل ہے۔ ایسے لوگ فارغ وقت میں باغبانی، موسیقی، کھیل، نت نئے کھانے پکانے اور رضا کارانہ خدمات جیسی سرگرمیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

اچھے مشاغل اپنانے سے بے شمار فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں جو خوش گوار زندگی گزارنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ 'شوق کا کوئی مول نہیں ہوتا'، شاید اسی لیے اکثر لوگ اپنی دلچسپیوں اور من پسند سرگرمیوں کی تکمیل کے لیے نت نئے مشغلے تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔ بہر حال، ایک مکمل اور اچھی زندگی گزارنے کے لیے مشاغل کا ہونا ضروری ہے۔ مشاغل کے طور پر اختیار کی جانے والی سرگرمیاں

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
https://xtremepape.rs/

عموماً جسمانی یا ذہنی نوعیت کی ہو سکتی ہیں۔ جسمانی مشاغل میں مختلف کھیلوں میں حصہ لینا یا سیر و سیاحت وغیرہ شامل ہیں۔ کھیل کے میدان یا سفر سے حاصل ہونے والے تجربات افراد کے اعتماد میں اضافہ اور رویّوں میں لچک پیدا کر کے سماجی روابط کو فروغ دینے کا باعث بنتے ہیں۔ جبکہ ذہنی مشاغل جیسے کتابیں پڑھنا، شطرنج کھیلنا اور معمے حل کرنے والے کھیل توجہ میں بہتری لا کر معاشرتی مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں کو بہتر بناتے ہیں۔

اگرچہ مشاغل کے بہت سے فوائد ہیں، لیکن آج کل کی تیز رفتار زندگی میں لوگ اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز اور کارآمد بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور مشاغل کے لیے وقت نکالنا آسان نہیں۔ بعض لوگ کام کی زیادتی اور خاندانی ذمہ داریوں کے بوجھ کی وجہ سے مشاغل کے لیے وقت نہیں نکال پاتے۔ اسی طرح کچھ مشاغل کو اپنانا خاصہ مہنگا ہوتا ہے، جن کے لیے قیمتی سامان یا تربیت کی ضرورت بھی ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ مالی طور پر زیادہ مستحکم نہیں، ان کے پاس اپنے شوق کو پورا کرنے کے لیے وسائل کی کمی ہو۔ جدید ٹیکنالوجی کا آسان استعمال بھی ایک بڑی وجہ ہے، جس نے لوگوں کو سوشل میڈیا اور ویڈیو گیمز جیسی تفریح میں اتنا الجھا کر رکھ دیا ہے کہ وہ چاہتے ہوئے بھی صحت مند مشاغل کے لیے وقت نہیں نکال پاتے۔

جہاں مشاغل کی اہمیت بہت واضح ہے اور ان کے فوائد کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں، وہاں مشاغل کے کچھ ممکنہ منفی اثرات سے بچنا بھی ازحد ضروری ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شوق اور مشغلے اتنے وقت طلب ہو جائیں کہ دیگر ضروری امور متاثر ہونے لگیں۔ لہٰذا اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ مشغلے اور دیگر ضروری مصروفیات میں توازن قائم رہے۔ اسی طرح مشاغل کے لیے اخراجات کا تعین اپنے بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا چاہیے، تاکہ مشغلہ بوجھ نہ بن جائے اور اس سے کلی طور پر لطف اندوز ہوا جا سکے۔ اس کے علاوہ بعض مشقت طلب جسمانی مشاغل جیسے باغبانی، ورزش اور مسلسل بھاگ دوڑ والے کھیلوں میں احتیاط لازم ہے، کیونکہ ذرا سی لاپرواہی شدید نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
https://xtremepape.rs/

سوال نمبر 16–19

مشاغل کے بارے میں دیے گئے مضمون کوپڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 مختلف طبقات کی مشاغل تک مرحلہ وار رسائی کے 3 ادوار:

....

....

.... [3]

17 مشاغل کے انفرادی اور اجتماعی اہداف:

....

.... [2]

18 جسمانی اور ذہنی مشاغل کے اثرات:

....

.... [2]

19 مشاغل میں حصہ نہ لینے کی 2 وجوہات:

....

.... [2]

[کل: 9]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر: 4

مشق نمبر تین میں مشاغل سے متعلق کچھ معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ مشاغل میں حصہ نہ لینے کی وجوہات اور مشاغل کے ممکنہ منفی اثرات سے بچاؤ پر ایک خلاصہ لکھیں۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔

جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

.... [کل: 10]

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر: 5

21 آپ نے آن لائن کوئی چیز خریدی تھی لیکن ملنے پر آپ کو وہ چیز پسند نہیں آئی۔ اپنے دوست/اپنی سہیلی کو اس بارے میں بتانے کے لیے ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- آپ نے وہ چیز کیوں خریدی تھی
- آپ کو وہ چیز کیوں پسند نہیں آئی
- آن لائن خریداری کے بارے میں رائے

آپ کی ای میل تقریباً **150** الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔
ای میل کے مواد کے لیے 6 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

https://xtremepape.rs/

[کل: 14]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

© UCLES 2025

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN DO NOT WRITE IN THIS MARGIN DO NOT WRITE IN THIS MARGIN DO NOT WRITE IN THIS MARGIN DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.

https://xtremepape.rs/